بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✤ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۷۱ / ۳۶ | جمعرات ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ، ۱۶ تبوک ۱۳۶۱ ہش، ۱۶ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۰۸

## اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۱۵ تبوک ستمبر: حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ضعف اور کمزوری کی وجہ سے اور متلی کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے بلڈ پریشر بھی کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔

احباب کرام خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اس بابرکت وجود کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ✤

# اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات میں مجھے مخلصین کی دعاؤں کی خوشبو آتی ہے

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے احبابِ جماعت کے نام محبت بھرا پیغام

امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت ہی محبت بھرا اور دلوں کو حضور کے پیار سے بھر کر چھلکا دینے والا ارشاد ارسال کیا ہے۔ جسمیں حضور احباب جماعت کو السلام علیکم کہتے ہیں اور سب احباب کو دعا کی تحریک کرتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رقم فرماتے ہیں کہ نظارت ہذا کے ایک خط کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا ہے۔

"جزاکم اللہ تمام پاکستان کی جماعتوں کو محبت بھرا اسلام۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ میں ہمیشہ سب کو خصوصیت سے دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھولا۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ آپ بھی میرے لئے دعا کر رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات میں مجھے مخلصین جماعت کی دعاؤں کی خوشبو آتی ہے"

حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں

احباب کرام اپنے جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، تندرستی، لمبی عمر اور مقاصد دینیہ میں غیر معمولی معجزانہ کامیابیاں حاصل ہونے کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو ہر لمحہ اپنی بھرپور تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

## اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احساس اور اظہار ہونا چاہیئے۔

یہ امر ضروری ہے کہ احباب کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی نعمتوں کا احساس ہو اور اس پر زیادہ سے زیادہ شکر کا جذبہ پیدا ہو اور قولاً و عملاً اس کا اظہار ہو۔ وہ تقویٰ اور نیکی میں اور زیادہ ترقی کریں — دعاؤں اور ذکر الٰہی اور باجماعت نمازوں کی پابندی کریں۔ دوسروں کے لیے ان کا نمونہ اور زیادہ اچھا ہو جائے۔ اسی طرح خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ بیرونی سفر کے بابرکت اور مفید ثابت ہونے کے لیے اجتماعی اور انفرادی دعاؤں اور نوافل و صدقات کا سلسلہ جاری رہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ

جو شخص قتل کیا جائے اپنے مال کو بچاتے ہوئے تو وہ شہید ہے

(حدیث نبوی)

# حکومتِ گیمبیا نے مسجد تعمیر کرنے کیلئے جماعتِ احمدیہ کو ۴ کنال زمین دیدی

## گیمبیا کے نیشنل پریذیڈنٹ کی مسجد سپین کے افتتاح میں شمولیت کی خبر ریڈیو سے نشر کی گئی!

مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا کی حکومت نے جماعت احمدیہ کے مشن کو دارالحکومت بانجل میں ایک نہایت موزوں مقام پر مسجد تعمیر کرنے کے لیے قریباً ۴ کنال زمین (۲۰۰ فٹ × ۱۰۰ فٹ) عنایت کی ہے۔ گیمبیا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے الفضل کو بذریعہ تار یہ خوشکن خبر ارسال کی ہے۔

اس تار میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ریڈیو گیمبیا نے انگریزی اور پانچ دیگر زبانوں میں یہ خبر نشر کی ہے کہ

"جماعت احمدیہ گیمبیا کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم الحاجی ٹی بی فون صاحب نے قرطبہ سپین کے علاقہ میں سات سو سال سے زائد عرصے کے بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کی تقریب افتتاح میں شرکت کی۔ اس مسجد کا باضابطہ افتتاح جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ (حضرت) مرزا طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے کیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس تقریب میں دنیا بھر کے مقامات سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ احمدیہ مشن گیمبیا کے امیر نے اپنے خطبہ جمعہ میں دعا کروائی کہ اللہ تعالیٰ سپین میں مسلمانوں کو پھر وہی عظمت و شان عطا کرے جس کے ساتھ وہ سپین پر ۸۰۰ سال تک حکومت کرتے رہے۔"

## مثالی وقارِ عمل

تمام قائدین مجالس کی خدمت میں گزارش ہے کہ مورخہ ۲۴ ستمبر بروز جمعہ اپنی مجلس میں مثالی وقارِ عمل منائیں اور رپورٹ وقار عمل جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ (مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## برائے توجہ صدر لجنات

تمام لجنات کی صدر صاحبات اپنی لجنہ کی ان عہدہ داران کی فہرست جنہوں نے دورانِ سال مسلسل غیر معمولی ان تھک نمایاں خدمات سرانجام دی ہوں دفتر لجنہ مرکزیہ میں جلد سے جلد بھجوادیں۔ یہ نام ۸۲-۸۱ کے دوران نمایاں کام کرنے والی عہدہ داران کے ہوں گے۔ یونہی ہر عہدہ دار کا نام نہ بھجوادیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## وکالت تصنیف کا فون نمبر

اطلاعاً گزارش ہے کہ وکالتِ تصنیف تحریکِ جدید ربوہ کا ٹیلیفون نمبر ۶۷۰ ہے ✤

نسیم سیفی

وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

۱۶ تبوک ۱۳۶۱ ہش

# تاریخی دن کی یادگار خوشیاں

تاریخی دن کی یادگار خوشیاں اپنے پورے جوبن پر آکر رخصت ہوئیں۔ احباب جماعت احمدیہ کی روحانی خوشی اور والہانہ مسرتوں کا اس روز کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ دس ستمبر ۱۹۸۲ء کو مسجد بشارت پیدرو آباد کے افتتاح کی عید کا دن مسلمانانِ عالم کو ساڑھے سات سو سال بعد نصیب ہوا تھا۔ اس ساڑھے سات سو سال کے عرصے میں دنیا بھر کے ہر کونے سے مسلمانوں نے کتنے کتنے آنسو نہیں بہائے۔ اس دردناک المیہ پر کتنے کتنے جگر خراش اور دل گداز نوحے نہیں لکھے گئے۔ مسلمانانِ عالم کے لئے یہ ساڑھے سات سو سال گویا اضطراب کی انتہائی بے قرار کر دینے والی کیفیت میں بسر ہوئے۔

اس طویل تکلیف اور دکھ کے بعد جب سحر کی پہلی کرن پھوٹی آفتاب عالمتاب نے اپنا خوبصورت اور نظر نواز چہرہ دکھایا اور گھور اندھیارے میں سے جب روشنی کی پہلی کرن طلوع ہوئی۔ تو کون دل تھا جو خوشی و مسرت سے دیوانہ ہو کر رقص نہ کرتا۔ کون دل تھا جو اس روز سارے ارمان نکال نہ دیتا۔ کون تھا جو اپنی بساط سے بھی بڑھ کر اپنی خوشی کا اظہار نہ کرتا۔

چنانچہ عین اسی طرح سے ہوا۔ دنیا بھر کے احمدیوں نے سپین کی سرزمین پر حاصل ہونے والی اس تاریخی کامیابی پر خوب خوب جشن مسرت منایا۔ رات کی تاریکیوں کو چراغاں کر کے اجالے میں بدل دیا اور دن کی روشنی میں جھنڈیوں سے جنگل میں منگل کر دیا۔ احباب نے دعوتیں کیں اور ایک دوسرے کو تحائف دیئے۔ دیگیں تقسیم کیں اور مٹھائی بانٹی۔ صدقات کئے۔ اور سب سے بڑھ کر اہم اور قابل ذکر بات یہ کہ اس خوشی کے موقعہ پر اظہار تشکر کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور عاجزانہ اور پرسوز دعائیں کیں۔ اپنے مولیٰ کے حضور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کیا اور اپنے رب کی حمد اور مناجات کے ذریعہ اس مبارک موقعہ پر مزید قربانیوں کی توفیق عطا ہونے کی درخواست کی۔

احباب جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق کے عطا ہونے پر یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں کہ تمام عالم اسلام میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دی کہ سپین میں ساڑھے سات سو سال کے بعد مسجد بنانے کی سعادت عطا ہوئی۔ مگر اس خوشی کے موقعہ پر صرف خوشی منانا صرف آخر نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ احباب جماعت اس موقعہ پر قربانیاں دینے اور سپین کے چپے چپے پر دین اسلام کو لوگوں کے دلوں میں گاڑ دینے کا عزم کریں۔ خوشی کے اس لمحے کو اپنے لئے آنے والی فتوحات کی بنیاد سمجھیں۔ اور اس بنیاد پر بھرپور محنت اور جان توڑ لگن کے ساتھ کام کرنے کا عزم صمیم کریں۔

مسجد بشارت کی تکمیل ہم سے مزید قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہماری دعاؤں میں مزید شدت پیدا کرنے کی طالب ہے۔ ہماری عبادتوں میں مزید سوز و گداز پیدا کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے کہ سپین کے چپے چپے پر مسجدیں پھر سے قائم ہوں پانچ وقت اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے دین کی فتح کے نقارے بجیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجنے سے سارے سپین کی فضا معطر ہو جائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر جلد کر اور ہماری زندگیوں میں کر۔ آمین

---

○ سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

اسلام کی سچائی کی یہی بڑی زبردست دلیل ہے کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ اس کی نصرت فرماتا ہے اور اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس کی تازہ بتازہ نصرتوں کا ثبوت دوں۔ چنانچہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا۔ جس نے خدا تعالیٰ کے نشانات نہ دیکھے ہوں۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱۶)

# مزاجِ دینِ خدا کی جانب پھر اہلِ اندلس کا آرہا ہے

یقین کامل خدا کی ہستی پہ جس کو لیل و نہار ہوگا
کبھی کسی حال میں نہ پھر وہ شکستگی کا شکار ہوگا
وہ مردِ میدان نصرتِ حق سے عمر بھر ہمکنار ہوگا
جو ظلمتِ شب میں حق کے آگے جھکا کے سر اشکبار ہوگا
سنیں خدا نے حضور "ناصر" کی اور جماعت کی سب دعائیں
قبول وہ بھی ہوئیں جو کیں قرطبہ میں حضرت نے التجائیں
خوشا کہ نورِ محمدی سے سپین پھر جگمگا رہا ہے
مزاجِ دینِ خدا کی جانب پھر اہلِ اندلس کا آرہا ہے
خدا کے فضل و کرم سے پیڈرو میں بن گئی مسجدِ "بشارت"
کرے گی پیدا جو از سرِ نو دلوں میں ایمان کی حرارت
شہنشہِ دو جہان کے اک عظیم خادم جنابِ طاہر (ایدہ اللہ)
بفضلِ ربِّ رحیم جو ہیں علومِ دنیا و دیں کے ماہر
نگر نگر وہ پہنچ کے توحیدِ حق کی شمعیں جلا رہے ہیں
اور از سرِ نو انہیں قرینے نبیؐ کے دیں کے سکھا رہے ہیں
صداقتوں کے خزانے اترے تھے آسماں سے جو مصطفےٰؐ پر
تمام قوموں کے راہنما و امامؐ و ہادی و پیشوا پر
امام طاہر لٹا رہے ہیں انہیں کو یورپ کی بستیوں میں
جگا رہے ہیں انہیں جو خفتہ پڑے ہیں عصیاں کی پستیوں میں
جو مست صدیوں سے شرک میں تھے وہ کر کے پھر ہوشیار انکو
سنا رہے ہیں یہ مژدۂ جانفزا وہاں بار بار ان کو
"تمہاری سب مشکلات کا حل رسولِ یثرب کے دیں میں ہے"
"تمہاری بیماریوں کا درماں انہیں کی شرعِ متین میں ہے"
"دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدائے واحد سے لو لگا لو
ہے وقت اب بھی کہ گامزن ہو کے راہِ حق پر اسے منا لو"
"نہیں کوئی اس کو جننے والا کسی کو اس نے جنا نہیں ہے
کوئی زمیں پر یا آسمانوں میں اس کا بیٹا بنا نہیں ہے"
"بھڑک اٹھا اس کا قہر جس دن تمہارے ایوان پھونک دیگا
تمہیں خبردار کر رہا ہوں، وہ آگ میں تم کو جھونک دیگا"
جو مجھ سے پوچھو تو میں بتا دوں جہاں میں کیا انقلاب ہوگا
عروجِ قسمت میں کس کی لکھا ہے کون اب کامیاب ہوگا
یہ تیرگی شب کی عنقریب اب سحر کے سانچے میں ڈھل رہی ہے
نئے تقاضوں سے ہو کے مجبور طبعِ انساں بدل رہی ہے
یہ دور اب عنقریب اسلام کے تمدن کا دور ہوگا
بلند و بالا جہاں میں قرآنِ صاحبِ غارِ ثور ہوگا

ہمیں ہمیشہ پناہ حاصل خدائے عالم پناہ کی ہے
نہیں بھروسہ عبادتوں پر امید فضلِ الٰہ کی ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قائداعظم کی ہندوستانی سیاست میں واپسی

## ★ کانگریس اور مسلم لیگ سے بددل ہو کر انگلستان روانگی

## ★ قائداعظم کو وطن واپس لانے کے لیے حضرت مصلح موعود کی کوشش

## ★ جماعت احمدیہ کی مسجد "فضل" لنڈن میں قائداعظم کی تقریر اور وطن واپسی

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر
وقفِ جدید - ربوہ

قائداعظم محمد علی جناح مسلمانوں کے عظیم لیڈر تھے اور آپ نے اپنی تمام زندگی مسلمانوں کے حقوق کے حصول کے لیے وقف کر دی تھی۔ کبھی آپ نے ہندوؤں کے ساتھ میل جول بڑھا کر ان کے حقوق کا تحفظ کیا کبھی ہندوؤں سے اختلاف کر کے مسلمانوں کے حقوق کا نعرہ بلند کیا اور کبھی بھی انگریز اور ہندوؤں کی دھمکیوں سے مرعوب نہ ہوئے اور اپنے مقصد کے حصول میں بڑی سے بڑی رکاوٹ کو خاطر میں نہ لائے اور ہر آن مسلم حقوق کے تحفظ کی آئینی اور قانونی جدوجہد میں مصروف رہے۔

قائداعظم محمد علی جناح نے بطور وکیل اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا ۱۹۰۶ء میں کانگریس نے اپنے سالانہ کلکتہ اجلاس کی صدارت کے لیے جب دادا بھائی نوروجی کو دعوت دی تو مسٹر جناح نے ان کے سیکرٹری کی حیثیت سے اس اجلاس میں شرکت کی اس کے بعد رفتہ رفتہ وہ کانگریس کے اعلیٰ حلقوں میں اپنا نام پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء میں وہ مسلمانانِ بمبئی کی طرف سے مرکزی کونسل کے رکن منتخب ہوئے ۱۹۱۳ء میں لارڈ ہارڈنگ نے آپ کو دوسری دفعہ بار کونسل کا رکن نامزد کیا ستمبر ۱۹۱۳ء میں مولانا محمد علی جوہر کی تحریک پر مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

### ہندو مسلم اتحاد کا داعی

۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۹ء کے زمانہ میں آپ ہندو مسلم اتحاد کے داعی کی حیثیت سے مشہور رہے اور اس طرح مسلم حقوق کا تحفظ چاہا تو آپ کو ہندو مسلم سفیر کا خطاب دیا گیا۔

ہندوستانی سیاست میں مسٹر گاندھی اگرچہ مسٹر جناح کے بعد آئے مگر اپنے عدم تشدد اور عدم تعاون اور ہجرت کی تحریک کی وجہ سے وہ ہندوستان کی سیاست پر چھا گئے۔ تحریک خلافت کے معاملہ میں مسلمانوں نے بھی گاندھی کا پورا پورا ساتھ دیا۔ مگر آئین پسند مسٹر جناح کو یہ جذباتی طریقے بالکل پسند نہ تھے۔ وہ تحریک خلافت کے پروگرام کے خلاف اظہار ناپسندیدگی کر کے چپکے سے ہنگامی حالات سے الگ ہو گئے ستمبر ۱۹۲۰ء میں کلکتہ میں مسلم لیگ اور کانگریس کے اجلاسات میں مسٹر گاندھی نے خلافت کانفرنس کے اختیارات کی تفویض کے بعد مسلم لیگ کے اجلاس میں عدم تعاون کا پروگرام پیش کیا۔ قائداعظم نے اپنی صدارتی تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو خبردار کیا کہ آپ کو اپنی طاقت کا اندازہ لگانا ہے اور کوئی فیصلہ کرنے سے قبل اس معاملہ کے سیاق و سباق پر غور کرنا ہے۔

(قائداعظم محمد علی جناح از جی الانہ ۱۹۲)

ان دنوں کی مسلم لیگ اور دیگر مسلم جماعتوں کے متعلق مرزا محمد دہلوی نے لکھا ہے۔

خلافت کمیٹی کانگریس کا ایک جزو بن گئی تھی اور جمعیت العلماء کی حیثیت ان دنوں جماعتوں کے مذہبی نقیب کی سی تھی کانگریس کوئی نئی تحریک وضع کرتی خلافت کمیٹی اس پر عمل کرنے کو میدان میں اتر آتی اور جمعیت العلماء اس تحریک کو قرآن اور احادیث کے مطابق ثابت کر کے فتوے شائع کیا کرتی

(مسلمانانِ ہند کی حیاتِ سیاسی ص۱۱۶)

تحریک خلافت کے کارکن اور اس کے راہنما جو گاندھی کی تعریف میں اس قدر آگے بڑھے کہ ویدوں کو الہامی تسلیم کیا گیا۔ راہاٹن کی پوجا میں شرکت کی گئی مسلمانوں نے اپنے ماتھوں پر تلک لگائے گنگا پر پھول اور بتاشے چڑھائے بار بار اس بات کا اعلان کیا "گاندھی مستحق نبوت تھا" اور یہ کہا گیا کہ اگر نبوت ختم نہ ہو جاتی تو گاندھی نبی ہوتا گائے کی قربانی کو موقوف کرنے کی تجاویز پیش کی گئیں اور سب سے زیادہ غضب یہ کیا کہ دہلی کی جامع مسجد میں منبر پر ایک متشدد ہندو شردھانند سے تقریر کروائی گئی ..... مسلمان تو ہندو کو خوش کرنے کی خاطر گائے کی بجائے بکری کی قربانی کا فتوے دے رہا تھا

(حصول پاکستان از پروفیسر احمد سعید ص۱۵۹)

اسی طرح سے مسلمان مکمل طور پر گاندھی کے جال میں پھنس چکے تھے اور مسٹر جناح ان حالات کو دیکھ دیکھ کر کڑھتے اور مسلمانوں کی عقل پر ناطقہ بگریباں تھے چنانچہ رئیس احمد جعفری نے اس دور کو تحریک خلافت کا ایک ہولناک دور قرار دیتے ہوئے لکھا۔

اس طوفان کا رُخ جس نے موڑنا چاہا اس کی پگڑی سلامت نہ رہ سکی یہ مسئلہ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ بن گیا۔ انہوں نے طے کر لیا تھا کہ جو ان کا ساتھ دے وہ ان کا دوست اور جو ان کے ساتھ نہیں وہ دشمن کے سوا کچھ نہیں۔ جسے انہوں نے اپنا مخالف سمجھا غلط یا صحیح اس سے بحث نہیں اس کے باوجود ختم کر دیا محمد علی جناح کو انہوں نے گوشہ نشینی پر مجبور کر دیا .....

اکابر علماء صلحاء اخیار و ابرار میں سے جس نے بھی اس تحریک کی مخالفت کی مسلمانوں کے قومی پلیٹ فارم پر سے ہٹ جانا پڑا تحریک خلافت کے خلاف مسلمانوں کی لاشیں تک پڑی رہتی تھیں لیکن قبرستان میں دفن نہیں ہو پاتی تھیں ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ملتا تھا۔ مخالفین کا سماجی مقاطعہ کیا جاتا تھا اور انہیں مسلم محلوں میں رہنا دوبھر ہو جاتا تھا

(قائداعظم کا عہد ص۱۴۹) رئیس احمد جعفری

### تحریک خلافت سے گاندھی کا مقصد

اس صورتِ حال میں قائداعظم کی کون سنتا وہ آئینی اور قانونی سیاسی جدوجہد کی بات کرتے تھے جبکہ گاندھی نے پورے ہندوستان کو گھیراؤ جلاؤ کی نذر کر دیا تھا مسلمانوں کے لیے یہ دور بڑا پُر آشوب تھا کیونکہ مسلمانانِ ہند گاندھی کے جال میں پھنس چکے تھے۔ جو بظاہر مسلمانوں کا خیر خواہ اور خلافت پر جان قربان کرنے والا تھا۔ دراصل وہ مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن تھا۔

"وہ مسلمانوں کو مسلم لیگ سے دور لے جانا چاہتا تھا۔ تاکہ ان کی توجہ آئینی مسائل سے ہٹائی جا سکے وہ مسلمانوں کی تعلیمی و معاشی زندگی کو معطل کر دینا چاہتا تھا نیز یہ کہ اس نے انگریزوں کی قوت کو کچلنے کے لیے مسلمانوں کو استعمال کیا اور ان سے ایسی قربانیوں کا مطالبہ کیا جن کی توقع وہ ہندوؤں سے نہیں کر سکتا تھا"

(تحریک پاکستان از صاحبزادہ عبدالرسول ص۱۲۵)

قائداعظم جوں جوں تحریک خلافت اور گاندھی کے کردار پر غور کرتے ان پر مسلم دشمنی واضح ہوتی جا رہی تھی۔ چنانچہ جناح نے گاندھی تحریک خلافت اور کانگریس کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ شروع کر دیا۔

ناگپور کے اجلاس میں جناح سرکشی کی کیفیت میں تھے وہ سوچتے تھے کہ آخر میرے ساتھیوں اور عوام کو کیا ہو گیا ہے جو ایک فرد کی اندھی تقلید کر رہے ہیں وہ ایک ایسے موقع پر گاندھی کا مقابلہ کر رہے تھے جبکہ گاندھی کے گرد ان کے مداحین نے ایک آہنی فصیل کھڑی کر رکھی تھی اور ان کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اب زیادہ حوصلے اور جرأت سے کام لینے کا وقت آ گیا ہے۔ جب گاندھی کا ذکر کرتے تو جان بوجھ کر انہیں مہاتما کی بجائے "مسٹر گاندھی" کہا کرتے لوگ چیختے چلاتے کہ مہاتما گاندھی کو مہاتما گاندھی کہو لیکن وہ ان باتوں کا کوئی اثر قبول نہ کرتے اور لوگوں کے شور و غل سے بے نیاز ان کو بدستور گاندھی کہتے رہے اپنی تقریر کے دوران ایک بار انہوں نے مولانا محمد علی کو مسٹر محمد علی کہا تو لوگ پھر مشتعل ہو گئے اور آوازیں آنے لگیں "نہیں نہیں مولانا محمد علی کہو" چند منٹ تک اس طرح ہنگامہ ہوتا رہا۔ اور جب سکون ہوا تو جناح نے مجمع پر حقارت کی نگاہ ڈالتے ہوئے بڑی گمبھیر آواز میں کہا "میں آپ کا حکم نہیں مان سکتا مجھے یہ حق ہے کہ میں کسی شخص کو جس لقب سے چاہوں مخاطب کروں بشرطیکہ وہ ناشائستہ نہ ہو۔ "مسٹر محمد علی کو مولانا تسلیم نہیں کرتا" انہوں نے ہجوم کو خاموش اور لاجواب کر دیا اور اس کے بعد جب بھی دونوں آدمیوں کا ذکر آیا انہیں مسٹر ہی کہا۔ کہا جاتا ہے کہ مولانا شوکت علی اس پر بڑے ناراض ہوئے اور اپنے بھائی کی توہین سمجھ کر لاٹھی لے کر مسٹر جناح کی طرف بڑھے لیکن عدم تشدد آڑے آ گیا (سیٹ مسٹر جناح ص۲۳۵ بحوالہ محمد علی جناح از جی الانہ ص۱۹۹)

### حضرت مصلح موعود کی نصیحت

حضرت مصلح موعود نے قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ اس بدسلوکی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لیڈروں کا ادب کرنے کی تلقین فرمائی۔

"ترک موالات کے زمانے میں گاندھی جی ترک موالات کا وعظ کرتے تھے۔ لیکن مالویہ جی کہتے تھے کہ گورنمنٹ ہاتھ بڑھائے تو ہمیں بھی بڑھانا چاہیے دونوں لیڈروں میں اختلافِ رائے تھا مگر اس کا یہ نتیجہ نہ تھا کہ ان میں مخالفت ہو یا ایک دوسرے کی تذلیل روا رکھتا ہو۔ وہ برابر ایک دوسرے کا ادب اور اکرام کرتے تھے دوسرے محمد علی صاحب اور جناح صاحب تھے جناح صاحب اس وقت سے مسلمانوں کی خدمت کرتے آئے ہیں کہ محمد علی صاحب ابھی میدان میں نہ آئے تھے۔ لیکن ایک موقع پر اختلافِ رائے کا نظارہ یہاں تک دیکھا گیا کہ جناح صاحب کو کھڑکی میں سے نکلنا پڑا دوسری طرف گاندھی جی نے مالویہ کو اپنی گدی پر جگہ دے دی تو مالویہ جی نے کہہ دیا کہ میں اپنی قوم کا نمائندہ ہوں مگر جناح کی یہ طاقت نہ ہوتی۔ پس کام کی قدر کرنی چاہیے اختلافِ رائے کی صورت میں بھی ادب کے طریق کو ترک نہیں کرنا چاہیے" (لیکچر شملہ از حضرت مصلح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرمایا:۔

مَیں ان کی خدمات کے باعث ان کو قابلِ عزت اور قابلِ ادب سمجھتا ہوں جب تک مسلمانوں میں یہ احساس نہ ہو کہ خدمت کرنے والوں کی خدمت کا اعتراف کریں اور ان کا ادب کریں اس وقت تک ان میں قومی وقار پیدا نہ ہوگا۔ (لیکچر شملہ صفحہ ۲۰)

## قائداعظم کا گاندھی سے اختلاف

قائداعظم نے مسلم لیگ میں اپنے ساتھیوں سمیت گاندھی کے اقدامات کا ڈٹ کر مقابلہ شروع کر دیا جو مسلم لیگ اور کانگرس کے اختلافات پر منتج ہوا۔

"کانگرس اور لیگ میں جو اختلافات ہوئے ان کی ذمہ داری بڑی حد تک ناگپور کے اجلاس پر ہے کیونکہ گاندھی نے ان لوگوں پر جو ان کے خیالات سے اتفاق نہ رکھتے تھے دباؤ ڈالا کہ وہ ان کے مسلک کو اختیار کریں اور انہیں ایک مبعوث مسیحا تسلیم کریں"

(قائداعظم محمد علی جناح از جی الانہ صفحہ ۱۹۶)

محمد علی جناح نے گاندھی کو مسیحا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے مسلمانوں کو اس ہولناک تحریک کے بھیانک نتائج اور گاندھی کے خطرناک ارادوں سے آگاہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں کانگریس اور کانگریس نواز علماء جمعیت العلماء ہند اور احرار کے قوم پرست علماء نے جناح اور مسلم لیگ کی بھرپور مخالفت کا مظاہرہ کیا۔ اور قائداعظم کی ذات کو رکیک اور سوقیانہ حملوں کا نشانہ بنایا قائداعظم مسلمانوں کے اس طرزِ عمل سے سخت پریشان اور بددل ہو گئے۔

چنانچہ آپ نے مستقل طور پر ہندوستان کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ قائداعظم اپنی اس وقت کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

مَیں حیران ہوں کہ میری خودداری اور وقار کو کیا ہو گیا مَیں کانگرس سے صلح و مفاہمت کی بھیک مانگا کرتا تھا مَیں نے اس مسئلہ کے حل کے لیے اتنی مسلسل اور غیر منقطع مساعی کیں کہ ایک انگریز اخبار نے لکھا مسٹر جناح ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ سے کبھی نہیں تھکتے لیکن گول میز کانفرنس کے زمانہ میں مجھے اپنی زندگی کا سب سے بڑا صدمہ پہنچا جیسے ہی خطرہ کے آثار نمایاں ہوئے ہندویت دل و دماغ کے اعتبار سے اس طرح نمایاں ہوئی کہ اتحاد کا امکان ہی ختم ہو گیا اب میں مایوس ہو چکا تھا۔ مسلمان بے سہارا اور ڈانواڈول ہو رہے تھے۔ کبھی حکومت کے یار وفادار ان راہنمائی کے لیے میدان میں آموجود ہوتے تھے کبھی کانگرس کے نیاز مندان خصوصی ان کی قیادت کا فرض ادا کرنے لگتے تھے۔ مجھے اب ایسا محسوس ہونے لگا کہ مَیں ہندوستان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا نہ ہندو ذہنیت میں کوئی خوشگوار تبدیلی کر سکتا ہوں نہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول سکتا ہوں۔ آخر مَیں نے لندن میں بود و باش کا فیصلہ کر لیا۔

(قائداعظم اور ان کا عہد صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۲ از مولانا رئیس احمد جعفری)

## قائداعظم کی سیاست میں واپسی

قائداعظم کی انگلستان میں رہائش کے فیصلے سے کانگرس اور کانگرس نواز علماء کھل کھیلے اور ان کو مستقبل کی حکومت کے خواب نظر آنے لگے مگر حضرت مصلح موعود کا دل مسلمانوں کی اس کسمپرسی پر تڑپ اٹھا کہ مسلمان ایک عظیم سیاسی لیڈر کی قیادت سے محروم ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کو ہندوستانی سیاست سے ان کی کنارہ کشی منظور نہ تھی بلکہ ایک عظیم الشان خدمت لینا مقصود تھا۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود نے قائداعظم سے رابطہ پیدا کرنا چاہا حضرت مصلح موعود کی دلی خواہش تھی کہ قائداعظم جلد واپس آکر ہندوستان کی سیاست میں بھرپور حصہ لیں اور مسلمانانِ ہند پھر اپنے لیڈر کی قیادت میں ترقی کی منازل طے کر سکیں۔ اس کام کے لیے حضرت مصلح موعود نے انگلستان میں احمدی مبلغ محترم عبدالرحیم صاحب درد کو منتخب فرمایا چنانچہ آپ مارچ ۱۹۳۳ء میں دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے اور حضور کی ہدایت و منشا کے مطابق قائداعظم محمد علی جناح سے متعدد ملاقاتیں کیں سید زین العابدین اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

"انہوں نے لندن میں اس قیمتی جوہر کے ساتھ جو مایوسی کی وجہ سے کھویا جا رہا تھا تعلقات قائم کئے انہیں تلقین کرنی شروع کی اور مدلل طریق سے انہیں سمجھایا کہ اس نازک حالت میں سیاست کو چھوڑنا درحقیقت اپنی ساری قوم سے غداری کرنے سے مترادف ہے۔ مرحوم (قائداعظم) نے اپنی بہت سی مجبوریاں پیش کیں۔ مگر آخری ملاقات میں تین گھنٹے کی گفتگو کے بعد آخر وہ پھر میدانِ سیاست میں آنے پر آمادہ ہو گئے اور یہ قرار پایا کہ اس غرض کے لیے سات اپریل ۱۹۳۳ء کو مسجد احمدیہ لنڈن میں عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر ہندوستان کے مستقبل کے متعلق تقریر کریں اس کا سارا انتظام امام مسجد موصوف خود کریں گے ایسا ہی اس کی نشر و اشاعت کا اہتمام بھی انہی کی طرف سے ہوگا چنانچہ بڑی دھوم دھام سے وہ تقریب منائی گئی۔ ہر مکتبِ فکر کے ذی اثر لوگوں کو دعوت دی گئی اور

India of the future

ہندوستان کے مستقبل کے موضوع پر ہماری مسجد میں حسب تجویز آپ نے تقریر فرمائی اور دنیا کے تمام مشہور اخبارات میں اس تقریر کا چرچا ہوا۔ تقریر کے ابتداء میں انہوں نے کہا "امام مسجد نے ترغیب دی اور اس ترغیب میں ان کی فصاحت و بلاغت نے میرے لیے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی انکی پُرزور تحریک کی وجہ سے میں اس سیاسی سٹیج پر کھڑا ہونے کے لیے مجبور ہوا ہوں۔ ان کے الفاظ انگریزی یہ تھے۔

The eloquent persuasion of the IMAM LEFT ME NO ESCAPE

تقریر کے خاتمہ پر سامعین کی طرف سے ان پر یہ بھی سوال کیا گیا کہ آیا وہ کانگریسی بنیں یا لیگی تو انہوں نے اس وقت بھی کسی ایک کے ساتھ وابستگی کا اظہار کرنے کی بجائے اپنے تئیں Independent یعنی آزاد قرار دیا۔ یہ اعلان بھی درحقیقت اس شدید دھکے کا نتیجہ تھا جو آپ کو کانگریس اور ان کے مہاتماؤں کی طرف سے نہایت گہرے تعلقات رکھنے اور مخلصانہ خدمات سرانجام دینے کے باوجود پہنچا تھا ان کی وہ تقریر اپنے موضوع کی نوعیت کے علاوہ ارباب سیاست کے لیے اس لیے بھی تعجب انگیز ہوئی کہ جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ میں عیدالاضحیٰ جیسے مقدس دن ایک خالص مذہبی اسٹیج پر مسٹر جناح کی شخصیت والے سیاستدان کی طرف سے وہ تقریر کی گئی مسز اڈوائٹر میکلگن وغیرہ کے علاوہ مشہور ادیب سیاست اور سفراء وغیرہ بھی اس تقریب میں شریک ہوئے سنڈے ٹائمز نے اپنی اشاعت مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۳ء میں لکھا۔

There was also a large gathering in the grounds of the Mosque in the Melrose Road Wimbledon where, Mr. Jinnah the famous Indian - muslim spoke on India's Future. Mr Jinnah made unfavourable comment on the Indian white paper and safeguards from a national point of view. The Chairman (Sir Nairaise stewart Sandeman M. P.) took up the Churchill attitude on the subject and this led to rackeling to the subject by some of the muslim students present, who were, however, eventually calmed by the Imam of the mosque.

Madras Mail 7th Apr. 1933
Hindu Madras 7th Apr. 1933
Evening Standard 7th Apr. 1933
Egyptian Gazette Alexandria West Afrias 15th Apr. 1933
Statesman Calcut a 8th Apr. 1933
Sunday Times 9th Apr. 1933

اسی طرح دیگر اخبارات میں مفصل تبصرے شائع ہوئے

(انقلاب عظیم کے متعلق انذار و بشارات نمبر ۲ از زین العابدین ولی اللہ شاہ)

قائداعظم کی یہ تقریر برطانوی اور ہندوستانی پریس کی خاص توجہ کا موجب بن گئی بڑے بڑے اخبارات نے تقریر شائع کی مگر ساتھ ہی یہ چہ میگوئیاں بھی ہونے لگیں کہ ایک مذہبی جماعت کے مرکز میں سیاسی لیکچر کی کیا وجہ ہے؟ اگرچہ قائداعظم مسجد احمدیہ لندن میں ایک تقریر کر کے ہندوستان کے مسائل میں دلچسپی کا اظہار کر چکے تھے مگر وہ ابھی تک باقاعدہ طور پر سیاست میں حصہ لینے کے لیے ہندوستان نہیں آئے تھے قائداعظم کو ہندوستان واپس لانے کے لیے درد صاحب نے متعدد ملاقاتیں کیں اور یوں آہستہ آہستہ قائداعظم کو واپس وطن لانے کے مشن میں کامیابی حاصل کر لی چنانچہ درد صاحب اس سلسلہ میں لندن کی ایک اہم ملاقات کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

"یہ بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ قائداعظم نے انگلستان سے ہندوستان واپس آکر مسلمانوں کی سیاسی قیادت سنبھال اسی طرح بالآخر ۱۹۳۴ء میں پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ وہاں مَیں نے ان سے تفصیلی ملاقات کی اور انہیں ہندوستان واپس آکر سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی قیادت سنبھالنے پر آمادہ کیا۔ مسٹر جناح سے میری یہ ملاقات تین چار گھنٹے تک جاری رہی مَیں نے انہیں آمادہ کر لیا کہ اگر اس آڑے وقت میں جبکہ مسلمانوں کی راہنمائی کرنے والا اور کوئی نہیں ہے اور انہوں نے ان کی پھنسی ہوئی کشتی کو پار لگانے کی کوشش نہ کی تو اس قسم کی علیحدگی قوم کے ساتھ بے وفائی کے مترادف ہوگی۔ ..... اس کے بعد قائداعظم انگلستان کو خیرباد کہہ کر ہندوستان واپس آگئے

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۰)

تحریک پاکستان کے مایۂ ناز بزرگ صحافی اور شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے پرائیویٹ سیکرٹری میاں محمد شفیع (م ش) قائداعظم کو واپس ہندوستان لانے کے سلسلہ میں درد صاحب کی کوششوں کے متعلق لکھتے ہیں:

So disgusted was Mr. Jinnah with washing of the dirty linen Indian politics in public by the leaders of Indian public opinion that he decided to retire from Indian politics and in token thereof took his abode in London—almost permanently. It was Mr. Liaquat Ali Khan and Maulana Abdur Rahim Dard, an Imam of London Mosque, who persuaded Mr. M. A. Jinnah to change his mind and return home to play his role in the national politics. Consequently, Mr. Jinnah returned to India in 1934 and was elected to the Central Assembly, un opposed.

ترجمہ:۔ مسٹر جناح ہندوستان کی گندی سیاست سے اس قدر بددل ہو گئے اور رائے عامہ کے ہندوستانی لیڈروں سے اتنے برگشتہ خاطر ہوئے کہ انہوں نے ہندوستانی سیاست سے ریٹائر ہونے کا فیصلہ کر لیا اور اس علامت کے طور پر انہوں نے لندن میں قریباً ہمیشہ کے لیے قیام کر لیا۔ یہ مسٹر لیاقت علی خان اور مولانا عبدالرحیم درد امام مسجد لنڈن ہی تھے جنہوں نے مسٹر محمد علی جناح پر زور دیا کہ وہ اپنا ارادہ بدلیں اور وطن واپس آکر قومی سیاست میں اپنا کردار ادا کریں اس کے نتیجہ میں مسٹر جناح ۱۹۳۴ء میں ہندوستان واپس آئے اور مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں بلامقابلہ منتخب ہوئے"

(پاکستان ٹائمز ۱۱ ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۱ کالم ۱)

قائداعظم نے ہندوستان آکر مسلم لیگ کو دوبارہ منظم کیا اور مسلمانانِ ہند کی زندگی میں ایک نئی سانس پھونکی جس کے نتیجہ میں مسلم لیگ نے ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور کے تاریخی جلسہ میں قرارداد لاہور منظور کی جو بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی اور قائداعظم کی سات سالہ شب و روز کی محنت شاقہ اور کوششوں کے بعد وہ عظیم اسلامی مملکت پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آئی جس کو عالم اسلام کا قلعہ قرار دیا گیا۔ الحمدللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# افکارِ عالیہ

## تم خدا تعالےٰ کو کیا جواب دو گے؟

حیدرآباد کے جو نظام تھے اُن کے ایک پھوپھی زاد بھائی کا بیٹا مجھے ملنے کے لیے قادیان آیا۔ اُس نے کسی مقصد کے لیے مجھ سے دُعا کروانی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ ایسے لوگ روز روز کہاں قابو آتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح نصیحت کرنی چاہیے۔ چنانچہ شام کا کھانا میں نے ان کو اپنے ساتھ ہی کھلایا اور پھر میں نے انہیں نصیحتیں کرنی شروع کر دیں اور گیارہ بارہ بجے تک انہیں سمجھاتا رہا۔ میں نے کہا بتاؤ تم نماز پڑھتے ہو وہ کہنے لگا گھر پر تو کبھی پڑھ ہی لیتے ہیں مگر سفر میں صفائی وغیرہ کا چونکہ پورا اہتمام نہیں رہتا اس لیے نماز نہیں پڑھی جاتی۔ میں نے کہا تم لاکھوں روپے کے مالک ہو اور اب بھی تم آئے ہو تو پانچ سات نوکر تمہارے ساتھ ہیں اگر تمہارا یہ حال ہے تو غرباء کا کیا حال ہوتا ہوگا حالانکہ غرباء پر نماز زیادہ فرض نہیں جیسے تم پر فرض ہے ویسے ہمارے پر فرض ہے، مگر تمہیں ان کے مقابلہ میں بیسیوں سہولتیں حاصل ہوتی ہیں تم نے گاڑی کے کمرے ریزرو کرائے ہوتے ہیں اور تم مزے سے ان میں لیٹے ہوتے ہو تم خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گے اور نمازیں نہ پڑھنے کا کیا عذر بیان کرو گے ایک غریب تو کہہ دے گا کہ اللہ میاں مجھے غصہ آگیا کہ میرے خدا نے نہیں پوچھا تو میں اس کی عبادت کیوں کروں اس کا یہ جواب چاہے پاگلانہ ہو مگر بہرحال کچھ نہ کچھ تو ہے لیکن تمہارے پاس کیا جواب ہوگا؟ میں نے دیکھا کہ جس طرح کسی پر پورا اثر ہو جاتا ہے ویسی ہی کیفیت اسکی ہوگئی اس کی رونے والی حالت ہوگئی اور اس نے کہا کہ اب میں باقاعدہ نماز پڑھا کروں گا گیارہ بارہ بجے کے قریب ہم فارغ ہوئے اور وہ اپنی قیام گاہ پر چلے گئے۔ گھر پہنچے تو انہوں نے نوکروں سے کہا کہ صبح نماز کے لیے مجھے ضرور جگا دینا آج میں سخت شرمندہ ہوا ہوں اگر کل انہوں نے پھر پوچھ لیا کہ نماز پڑھی تھی یا کہ نہیں تو پھر میں کیا جواب دونگا۔ نوکروں نے کہا آپ بارہ بجے سونے لگے ہیں نو بجے سو کر بھی آپ صبح نہیں اُٹھتے اور اب تو بہت رات گزر چکی ہے۔ آپ صبح اُٹھیں گے کس طرح؟ انہوں نے کہا کچھ ہو مجھے ضرور جگا دینا۔ اگر تم نے مجھے نہ جگایا تو میں تمہیں سزا دوں گا، چنانچہ صبح ہوئی تو نوکروں نے جگا دیا۔ اب وہ بیچارہ نماز پڑھنے کا عادی تو نہیں تھا۔ نوکروں کے جگانے پر اُٹھ بیٹھا مگر اسی طرح سوئے سوئے مسجد کی طرف چل پڑا راستہ میں کہیں ٹھوکر لگی تو نوکر دوڑ کر پکڑ لیتے۔ آخر اسی طرح مسجد پہنچے اور پھر سوئے سوئے ہی انہوں نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو نیند کے غلبہ میں آتے وقت اپنا بوٹ تو وہیں چھوڑ گئے اور کسی کی پھٹی پرانی جوتی پہن کر چل پڑے نصف راہ تک پہنچے تو کسی نوکر کی نظر پڑ گئی تو اس نے کہا نواب صاحب یہ کیا؟ آپ تو کسی کی جوتی پہن کر آگئے ہیں اس پر نواب صاحب کی بھی آنکھ کھلی اور وہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھ کر کہنے لگے بھائی جلدی جاؤ اور جوتی بدل لاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں اسکی جوتی چرا لایا ہوں۔ اس واقعہ کو جب صبح مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے میری نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آج مسجد میں جا کر نماز پڑھی ہے۔ مگر نیند کے غلبہ کی وجہ سے وہ اپنا نرم و نازک اور ملائم بوٹ تو وہیں چھوڑ آئے اور کسی کی پھٹی پرانی جوتی پہن کر آگئے۔ اب دیکھو کسی نواب کے منہ پر تو نہیں لکھا ہوتا کہ یہ نواب ہے۔ فرض کرو جوتی کا مالک وہاں پہنچ جاتا اور اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر کہتا کہ چل تجھے پولیس کے حوالے کر دوں تو تو چور ہے تو بظاہر انہیں سزا مل جاتی مگر یہ غلطی انہیں نجات سے محروم کرنیوالی نہیں تھی کیونکہ اس میں ان کے عزم کا دخل نہیں تھا۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۲۷ تا صفحہ ۲۸)

(مرسلہ: رانا محمد ظفر اللہ۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

---

اذکروا موتٰکم بالخیر

# مولوی غلام محمد صاحب

از: پروفیسر منصور احمد صاحب

میرے تایا جان محترم مولوی غلام محمد صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سعد اللہ پور ضلع گجرات ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء کو سعد اللہ پور میں پیدا ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں مڈل کا امتحان پاس کیا وظیفہ کے مستحق قرار پائے پھر وی۔ وی کیا اور مدرس کا پیشہ اختیار کیا ابتداء میں مختلف جگہوں پر متعین ہوتے رہے پھر مستقل طور پر آپکی تعیناتی آبائی گاؤں سعد اللہ پور میں ہوگئی۔ جہاں بیس برس سے زائد عرصہ تک نئی نسل کو زیور علم سے آراستہ کرنے کا تعمیری فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۶ء میں آپ ریٹائر ہوگئے۔ اس کے بعد ۱۶ سال بھی اسی گاؤں میں گذارے۔

ہوش سنبھالنے کے وقت سے تادم آخر آپ نے خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ دوسروں کے کام آنا آپ کا جزوِ ایمان تھا۔ دن ہو یا رات جس وقت بھی کسی نے آپ کو مدد کے لئے کہا آپ اس کے ساتھ ہو لئے۔ اقرباء کے حقوق کا بڑا پاس تھا۔ خاص طور پر یتامیٰ کا بہت خیال رکھتے جب بھی کوئی عزیز یتیم ہوا اُس کی کفالت اپنے ذمہ لے لی اور اتنے پیار سے اسے رکھا کہ اپنے بچوں اور اس میں کوئی امتیاز نظر نہ آتا۔ آپ کے عرصہ ملازمت میں اقرباء کے جتنے بچے آپ کے ہاں زیر تعلیم ہوتے ان کا تعلیمی خرچ آپ کے ہی ذمہ ہوتا اور اس بارہ میں نہ کبھی کسی رشتہ دار سے حساب کیا اور نہ ہی کبھی کسی پر احسان جتایا گاؤں میں برادری کے درمیان اختلافات ہوتے ہیں رہتے ہیں لیکن مولوی صاحب مرحوم ہمیشہ ان جھگڑوں اور نزاعی معاملات سے کنارہ کشی رہے جب کبھی ایسی صورت پیدا ہوتی تو آپ فریقین کو سمجھاتے اور انہیں صلح پر آمادہ کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے اور بیگانے سبھی آپ کو اپنا ثالث متصور کرتے اور بڑے احترام کی نگاہ سے دیکھتے۔

خدا کی محبت، رسول کی اطاعت اور احمدیت کی خدمت کا بڑا جذبہ رکھنے والے تھے۔ کوئی جماعتی اجتماع، جلسہ یا تحریک ایسی نہ تھی جس میں آپ بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیتے۔ آپ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۸۲ء تک مسلسل ۲۳ سال جماعت احمدیہ سعد اللہ پور کے پریذیڈنٹ رہے۔ ویسے بھی برادریوں میں اختلافات ہوتے ہیں لیکن آپ کی پرخلوص قیادت نے کسی انتشار کو جماعت میں جنم نہ لینے دیا۔ قیام پاکستان تک گاؤں میں احمدی گھرانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ لیکن اب قریباً نصف گاؤں احمدیت کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہے اور یہ آپکے تبلیغی جوش و جذبہ کا نتیجہ ہے ۱۹۷۴ء تک گاؤں میں مشترکہ مسجد تھی۔ جہاں احمدی اور غیر احمدی باری باری نماز پڑھتے تھے لیکن بعد میں حالات بدل گئے تو آپ نے فیصلہ کیا کہ احمدی اپنی الگ مسجد بنالیں تا فساد سے جس حد تک ممکن ہو۔ بچا جا سکے۔ چنانچہ اکثر احباب جماعت کی رائے تھی کہ ایک چھوٹی سی مسجد بنالی جائے۔ لیکن آپ کے ارادے بہت بلند تھے چنانچہ آپ نے احباب جماعت کا تعاون حاصل کیا اور چند ماہ میں ایسی شاندار مسجد تعمیر کروا دی کہ گاؤں والے حیران رہ گئے۔

محترم تایا جان کم مگر راست گو انسان تھے کبھی کسی کے خلاف بات نہ کرتے ہر کسی کی اچھی باتوں کا ہی ذکر کرتے ہر شخص کو تعظیم کے ساتھ پکارتے اور پکارتے وقت اصل اور پورا نام لیتے۔ آپ کی زندگی بہت سادہ تھی آپ کا گھر بھی بہت سادہ مگر صاف ستھرا تھا۔ اعلیٰ کھانے میں رغبت اور ادنیٰ کھانے میں بے رغبتی کا اظہار نہ کرتے۔

آپ نے ۷۶ سال عمر پائی اور ۹ جون کو رحلت فرما گئے اور ۱۰ جون کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے ان کے درجات بلند فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

## تبرکات

# موت کے بعد انسان کی حالت؟

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"موت کے بعد جو کچھ انسان کی حالت ہوتی ہے درحقیقت وہ کوئی نئی حالت نہیں ہوتی بلکہ وہی دنیا کی زندگی کی حالتیں زیادہ صفائی سے کھل جاتی ہیں۔ جو کچھ انسان کے عقائد اور اعمال کی کیفیت صالحہ یا غیر صالحہ ہوتی ہے وہ اس جہان میں مخفی طور پر اس کے اندر ہوتی ہے اور اس کا تریاق یا زہر ایک چھپی ہوئی تاثیر انسانی وجود پر ڈالتا ہے۔ مگر آنے والے جہان میں ایسا نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ تمام کیفیات کھلا کھلا اپنا چہرہ دکھلائیں گی۔ اس کا نمونہ عالم خواب میں پایا جاتا ہے کہ انسان کے بدن پر جس قسم کے مواد غالب ہوتے ہیں۔ عالم خواب میں اسی قسم کی جسمانی حالتیں نظر آتی ہیں۔ جب کوئی تیز تپ چڑھنے کو آتا ہے تو خواب میں اکثر آگ کے شعلے نظر آتے ہیں اور بلغمی تپوں اور ریزش اور زکام کے غلبہ میں انسان اپنے تئیں پانی میں دیکھتا ہے غرض جس طرح کی بیماریوں کے لیے بدن نے تیاری کی ہو وہ کیفیتیں تمثل کے طور پر خواب میں نظر آجاتی ہیں۔ پس خواب کے سلسلہ پر غور کرنے سے ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ عالم ثانی میں بھی یہی سنت اللہ ہے۔ کیونکہ جس طرح خواب ہم میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر کے روحانیت کو جسمانی طور پر تبدیل کر کے دکھلاتا ہے اس عالم میں بھی یہی ہوگا۔ اور اس دن ہمارے اعمال اور اعمال کے نتائج جسمانی طور پر ظاہر ہوں گے اور جو کچھ ہم اس عالم سے مخفی طور پر ساتھ لے جائیں گے وہ سب اس دن ہمارے چہرے پر نمودار نظر آئے گا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۴ — ۱۲۲)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۸۲ء

مجلس انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی دوم ۸۲ء کا نتیجہ معہ اسناد کامیابی تمام زعماء و زعماء اعلیٰ کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا جا رہا ہے۔ اس امتحان میں کل ۸۵۶ انصار نے شمولیت اختیار کی (جبکہ گزشتہ سال سہ ماہی دوم کے امتحان میں کل ۵۰۲ انصار شریک ہوئے تھے) اس امتحان میں مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

۱:۔ مکرم محمد خلیل قریشی صاحب سکھیکی ضلع گوجرانوالہ اول

۲:۔ مکرم عبدالسمیع صاحب حنیف دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔ دوئم (۳) مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور چھاؤنی۔ سوئم۔

اللہ تعالیٰ اس نمایاں کامیابی کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ نیز دعا ہے کہ اس مرکزی امتحان میں شریک تمام انصار اللہ کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ ان کے دل و دماغ کو جلا بخشے اور ان میں علم کے حصول کے جذبہ کو فزوں تر کرتے ہوئے سب کو دین اور دنیا میں سرخرو فرمائے آمین۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## سندات

## فضل عمر درس القرآن کلاس

فضل عمر درس القرآن کلاس میں کامیاب ہونے والی طالبات کی سندات ہر لجنہ کو بھجوائی جا رہی ہیں اگر ایک ہفتہ تک کسی کو نہ ملیں تو وہ اطلاع دیں نیز ہر لجنہ اپنے اپنے شہر، قصبہ گاؤں میں اپنی طالبات کو سندات تقسیم کرنے کے لئے ایک تقریب منعقد کریں جس میں کامیاب ہونے والی بچیوں کو سندات تقسیم کی جائیں جس میں تعلیم القرآن کی عظمت اور اہمیت بیان کی جائے۔ کامیاب ہونے والی طالبات کے لئے دعا کی جائے اور باقی بچیوں اور ان کی ماؤں کو تحریک کی جائے کہ آئندہ سال زیادہ سے زیادہ بچیوں کو بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے ؎

## جماعت احمدیہ میانوالی سندھواں کا جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے جماعت احمدیہ میانوالی سندھواں کا حلقہ وار تبلیغی و تربیتی جلسہ ۳۰/۳۱ جولائی بروز جمعہ ہفتہ منعقد ہوا۔ جس کے لئے ایک ماہ قبل تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔

یہ جلسہ مسجد احمدیہ میں ہی منعقد ہوا۔ مسجد کے صحن میں سائبان لگائے گئے تھے عارضی سٹیج بنایا گیا اور جلسہ گاہ کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ عورتوں کے لئے مسجد کے اندر باپردہ انتظام تھا۔

نماز جمعہ سے قبل حلقہ کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے مہمانانِ کرام کو کھانا کھلایا گیا اور نماز جمعہ کے بعد تین بجکر دس منٹ پر جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے ہمارے جلسہ کے لئے بھیجا تھا۔

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل علماء کرام نے مختلف موضوعات پر خطاب فرمایا۔

۱:۔ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) مرکزی نمائندہ۔

۲:۔ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ۔ مرکزی نمائندہ۔

۳:۔ مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر۔ ایم اے مربی ضلع سیالکوٹ۔

۴:۔ مکرم مولوی رانا محمود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ

۵:۔ مکرم مولوی محمد شریف صاحب دراّنی معلم وقف جدید۔

۶:۔ مکرم محمد رفیق احمد صاحب بٹ۔ امیر حلقہ

۷:۔ خاکسار مظفر احمد خان دراّنی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

۸:۔ عبدالقدیر صاحب قمر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

ان تقاریر کے بعد پہلا اجلاس شام ساڑھے چھ بجے دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ نماز مغرب اور عشاء جمع کی گئیں اس کے بعد تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا دوسرا اجلاس رات پونے نو بجے شروع ہوا جو کہ سلائیڈز کے پروگرام پر مشتمل تھا۔ یہ پروگرام ساڑھے دس بجے رات تک جاری رہا۔

اگلے روز نماز فجر کے بعد مولانا سید احمد علی شاہ صاحب، مولانا نصر اللہ خاں صاحب ناصر اور مولوی رانا محمود احمد صاحب نے علی الترتیب... القرآن الکریم، احادیث رسول اللہ، ملفوظات سیدنا حضرت اقدس کا درس دیا۔ یہ پروگرام تقریباً سوا گھنٹہ جاری رہا۔

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کا پروگرام احباب کی طرف سے موصول ہونے والے تمام سوالات کے جوابات کے لئے مخصوص تھا۔ چالیس سوالات کے جوابات مذکورہ علماء سلسلہ نے دیئے۔

یہ اجلاس پونے نو بجے صبح سے گیارہ بجے دوپہر تک جاری رہا۔

الغرض ہمارا یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس میں مختلف اجلاسات میں ۶۵ سے ۳۰۰ تک حاضری رہی اس موقعہ پر خاکسار سے قائد صاحب مقامی غلام قادر صاحب نے جلسہ کے انتظامات میں ہر طرح کا تعاون فرمایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

(مظفر احمد خان دراّنی۔ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

## دعائے مغفرت

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعرات وقت ۱۲ بجے کے قریب مکرم مرزا امجد بیگ صاحب ابن مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب نیو سمن آباد لاہور ایک طویل علالت کے بعد حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

مرحوم کی عمر ۶۳ سال کے قریب تھی آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ جو کہ مکرم مرزا عبدالغنی صاحب سابق نائب افسر خزانہ قادیان کی بیٹی ہیں دو بیٹیاں اور چار لڑکے پیچھے چھوڑے آپ احمدیت سے بہت پیار کرنے والے تھے آپ نے ساری عمر سادہ زندگی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ آپ سال بھر بیمار رہے۔ جب بھی کسی سے ملتے تھے مسکرا کر ملتے تھے۔ آپ کی وفات پر آپ کے عزیزوں نے بڑے صبر کا نمونہ دکھایا ہے اللہ انہیں اس کی اپنی جناب سے بہترین جزاء عطا کرے۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محترم مرزا امجد بیگ صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔ باقی سب کو صبر کی توفیق دے

(رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

## درخواست ہائے دعا

۱:۔ مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ دو سال سے بیمار ہیں، بینائی کمزور ہو گئی ہے اور بہت سی پریشانیاں بھی ہیں۔

۲:۔ مکرم الحاج محمد عبداللہ صاحب جھنگ صدر کی طبیعت گذشتہ دو ماہ سے ناساز چلی آ رہی ہے اور کمزوری بہت ہے۔

۳:۔ ارشاد احمد خاں صاحب مربی سلسلہ ننکانہ صاحب لکھتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر شاہ محمد خان صاحب دہلوی کے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا علاج سے مرض ابھی تک مکمل طور پر رفع نہیں ہوا۔

۴:۔ شیخ نعمت الرحمٰن گلبرگ فیصل آباد کے والد محترم شیخ عبدالمنان صاحب راولپنڈی میں چند دنوں سے ایگزیما کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے مگر تا حال افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔

خاکسار کافی عرصہ سے شوگر کی وجہ سے بیمار ہے، ایک آنکھ میں سفید موتیا اتر آیا ہے اور ماہ ستمبر میں آپریشن ہونے والا ہے اس کے علاوہ اپنے بیٹے عبدالحی کی نویں جماعت سے کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(مشتاق احمد مین بازار ــ وزیر آباد)

خاکسار کے والد محترم محمود احمد صاحب سعید حیدر آبادی بعارضہ قلب بیمار چلے آ رہے ہیں اس کے ساتھ بعض دیگر عوارض بھی لاحق ہو گئے جن کا علاج جاری ہے۔ (سلطان احمد دارالصدر جنوبی)

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲ ستمبر کو پہلا بچہ سے نوازا اور چند روز بعد بچہ کے جسم پر پھلے آبلے ہو کر پھٹ گئے اور اب بخار کی شکایت ہے۔

(خورشید احمد کھوکھر غربی ضلع گجرات)

:۔ خاکسار کا بچہ عزیزم محمد امجد صاحب بیمار ہے

(شیخ محمد یوسف گول منشی محلہ فیصل آباد)

محترمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الرحیم صاحب دارالنصر غربی ربوہ اپنی ہمشیرہ ریاض صالحہ مرحومہ کی طرف سے مبلغ ۲۰۰/- روپے مساجد فنڈ ادا کرتے ہوئے دعاؤں کی ملتجی ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی ہمشیرہ ریاض صالحہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

:۔ خاکسار کا بھتیجا عزیزم منور احمد آف کراچی گھر سے سبزی لینے کے لئے گیا لیکن واپس گھر نہیں آیا۔ احباب سے بچے کی بخیریت واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(کرم الٰہی، آبادی حاجی فضل دین گوجرانوالہ)

ہر احمدی گھرانہ میں ماہنامہ انصار اللہ کا آنا ضروری ہے ؎

سالانہ چندہ پندرہ روپے

مینیجر ماہنامہ انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ رخصت کے ایام خدمتِ دین کیلئے وقف کرنا ہے

مہتمم تحریک جدید

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## یومِ تربیت

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیرِ اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے مورخہ ۲۰/۸/۸۲ بروز جمعۃ المبارک یوم تربیت منایا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے شروع کیا گیا بعد نماز فجر مکرم مسعود الحسن ثقفی صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت علمی پروگرام کا آغاز ہوا جس میں پہلے تمام خدام نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد خدام نے نظم اور اذان میں حصہ لیا۔ اس پروگرام کے بعد محلہ کی گراؤنڈ میں صدر صاحب، محلہ مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب کی زیر قیادت ایک اجتماعی اور مثالی وقار عمل ہوا۔ جس میں گراؤنڈ کی صفائی کے علاوہ خاردار جھاڑیاں کاٹی گئیں

دوسرے پروگرام کا آغاز بعد نماز مغرب محلہ کی مرکزی مسجد نصرت میں ہوا۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق تلاوت قرآن پاک مکرم حافظ بشارت احمد صاحب نے کی۔ عہد مکرم زعیم صاحب محلہ نے دہرایا۔ اور نظم ایک طفل عزیزم مظہر احمد نے خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد ۱۴ اگست کے تاریخی موقع پر منعقد کی گئی کھیلوں کے انعامات مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ نے تقسیم کیے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد نے خدام، انصار اور اطفال سے خطاب کیا آپ نے نماز کی اہمیت، افادیت اور اسکے فیوض و برکات نیز مقام خلافت اور خلافت احمدیہ سے وابستگی کے اہم موضوع پر روشنی ڈالی۔ ان کے خطاب کے بعد مکرم صدر صاحب محلہ نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں مولوی صاحب موصوف نے دعا کروائی اور یہ جلسہ بعد نماز عشاء بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

(مرزا عبدالحی چغتائی منتظم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

## تبدیلی ایڈریس

محترم عبدالرؤف صاحب لودھی کوئٹہ حسب ذیل پتہ پر منتقل ہو گئے ہیں۔

"بیت النور" ۱۵۶ سرکلر روڈ مظفر گڑھ فون ۷۲۹۔

مکرم لودھی صاحب اپنے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے مستقبل کے لئے بہتر سامان پیدا فرمائے اور خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔

(ادارہ)

## قراردادِ تعزیت

• یہ خبر سن کر بہت صدمہ اور افسوس ہوا کہ ہمارے صدر محترم جناب محمود احمد صاحب کے والد ماجد مولانا ابوالخیر محب اللہ صاحب بنگالی مورخہ ۲۰/۸/۸۲ کو بنگلہ دیش میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

وفات کے وقت مولانا مرحوم کی عمر ۶۲ سال تھی۔

مرحوم بنگالی زبان کے جید عالم تھے اور سلسلہ کے نامور خدام میں سے تھے۔ خود سلسلہ کے مبلغ تھے۔ اپنے بڑے بیٹے (مکرم محمود احمد صاحب) کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کیا اور اپنے رنگ میں تربیت فرمائی کہ مشرقی پاکستان کے علیحدگی کے وقت انہوں نے اپنے والدین اور گھر بار کو چھوڑ کر خلیفۂ وقت کے قدموں میں رہنا پسند کیا اور پھر یہیں کے ہو گئے آپ کی ایک بیٹی محترمہ امۃ القدوس شاہانہ صاحبہ سلسلہ کے ایک اور خادم محترم امداد الرحمان مربی سلسلہ کے عقد میں ہیں مرحوم خلافت کے بڑے زبردست عاشق اور مطیع تھے۔ مرحوم بڑے نرم دل اور رفیق القلب تھے یہ بات مرحوم کی سعادت مندی پر مہر ہے کہ ان کے فرزند محترم محمود احمد صاحب دنیا بھر کے احمدی نوجوانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہم رکاب ہیں اور تاریخی قافلہ کے ایک ممبر ہیں۔

(ہم ہیں ارکان مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نوابشاہ)

بنگلہ دیش سے بذریعہ روزنامہ الفضل ربوہ مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے والد محترم جناب ابوالخیر محب اللہ صاحب کی وفات (مورخہ ۱۰ اگست ۸۲ء) کی خبر موصول ہونے پر مجلس خدام الاحمدیہ قصور شہر کے اجلاس منعقدہ ۲۷ اگست میں قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔ قرارداد میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے والد صاحب کی خدماتِ دینیہ کو سراہا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور مکرم محمود احمد صاحب اور ان کے بھائی اور بہنوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ قصور)

• لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی ممبرات مجلس عاملہ و عامہ مکرم و محترم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت راولپنڈی کے بہنوئی مکرم و محترم ابوالخیر محب اللہ صاحب مرحوم کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ مرحوم سلسلہ کے ایک زبردست جید عالم مستجاب الدعوات بزرگ اور فرشتہ صفت انسان تھے ۱۹۴۳ء میں آپ نے احمدیت قبول کی اور پھر زندگی وقف کر کے ایک بیباک اور کامیاب مبلغ کی حیثیت سے آخر دم تک فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے اور بالآخر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ہم مکرم و محترم امیر صاحب کی ہمشیرہ مکرمہ اور ان کے بچوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اپنے رحم و کرم کا سایہ ان کی زخمی دلوں پر رکھے آمین۔ مرحوم کی اولاد اور نسلوں کو مرحوم کی طرح پر خلوص خدماتِ دینیہ کی توفیق دے اور ابر بارانِ رحمت ہمیشہ ہی ان پر نازل کرے۔ آمین۔ ہم ہیں شریکِ غم

(ممبرات مجلس عاملہ و عامہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

ہم ممبرات مجلس عاملہ و عامہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی مکرم و محترم مجیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت راولپنڈی کی بیگم صاحبہ سے ان کی والدہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ مرحومہ بیگم مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم کی وفات پر دلی غم کا اظہار کرتی ہیں۔ ماں کے وجود میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت، برکت اور دعاؤں کا خزانہ پوشیدہ ہوتا ہے اور پھر وہ بھی ایک بزرگ دعا گو مخلص خدائی خاتون خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس نعمت غیر مترقبہ کا بدل خود اپنی رحمت اور برکت سے زخمی دلوں پر صبر جمیل کا سایہ رکھ کر فرمائے۔ مرحومہ کی اولاد اور نسلوں کو مرحومہ کے لئے صدقہ جاریہ اور باقیات الصالحات بنائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین درجات عطا فرمائے۔ آمین۔ ہم ہیں شریکِ غم

ممبرات مجلس عاملہ و عامہ

(لجنہ اماء اللہ ــ راولپنڈی)

## ضروری اعلان

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی کے ساتھ خلافت حقہ اسلامیہ کی کتاب بھی مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کتاب کا بھی مطالعہ کریں اور قائدین کرام اس کا امتحان بھی لیں۔

(مہتمم تعلیم

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## لجنات کیلئے ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں نظارت اصلاح و ارشاد نے حضرت مصلح موعود کی کتاب "خلافتِ حقہ اسلامیہ" ماہ ستمبر میں مطالعہ کے لئے تجویز کی ہے۔ قیمت فی کتاب پچاس پیسے ہے ہر لجنہ اکٹھی کتاب منگوائے اور کوشش کرے کہ ہر ممبر لجنہ کی اُسے پڑھے اجلاسوں میں بھی منائی جائے سمجھا کرتا جو ناخواندہ ہیں وہ بھی اس کے مضمون سے اچھی طرح واقف ہوں۔ ماہ ستمبر کی رپورٹ میں لکھیں کہ کتنی خواتین نے یہ کتاب پڑھ لی ہے ناصرات کے بڑے گروپ کو بھی یہ کتاب پڑھوائیں ان کی سیکرٹری بھی اپنی ماہ ستمبر کی رپورٹ میں درج کریں کتنی ناصرات نے پڑھی ہے جو خواتین ماہ ستمبر میں کسی وجہ سے نہ پڑھ سکیں ان کو ماہ اکتوبر میں پڑھوائیں تا سو فیصد خواتین اس کتاب کے مضمون سے آگاہ ہو جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## اعلانِ دارالقضاء

۱۔ مکرم قمر النساء بیگم صاحبہ کوارٹر نمبر ۴ تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم عبدالقادر ضیغم صاحب وفات پا گئے ہیں قطعات ۲۴، ۲۳، ۸، ۲۶ واقع محلہ دارالنصر ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہیں میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں قطعات مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) بشیر احمد شاد صاحب (۲) منور احمد مبشر صاحب (۳) امۃ المنان صاحبہ (۴) امۃ السلام نور صاحبہ پسران و دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ حسب درخواست قطعات میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

۲۔ مکرم مظفر احمد صاحب کوارٹر ۱۰۴ احمد انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبدالرحیم خاں صاحب کاٹھگڑھی وفات پا گئے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۹۵۳/۳۰۱۱۲۲ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۱۹/۲۵ روپے موجود ہیں۔

استدعا ہے کہ رقم مذکور مجھے ادا کئے جانیکا فیصلہ صادر فرمائیں دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر اطلاع دی جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# مبارک ★ مبارک ★ مبارک

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت سپین میں ۷۴۶ سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد بشارت کی سعادت جماعت احمدیہ کو نصیب ہوئی۔ اس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو فرمایا ہے۔

اس عظیم خوشی کے موقع پر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے عظیم منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ سے ہمیں حاصل ہوئی ہے عالم اسلام کو اور خصوصاً احباب جماعت احمدیہ کو مبارک ہو۔ آمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

## صف دوم انصار اللہ

صف دوم انصار اللہ کا لائحہ عمل سال رواں کے شروع میں جملہ عہدیداران کی خدمت میں طبع کروا کر ارسال کر دیا گیا تھا امید ہے جملہ مجالس اس لائحہ عمل کی روشنی میں اپنے اپنے حالات کے مطابق عمل پیرا ہونگی۔ سال رواں کا دو تہائی گزر چکا ہے مجالس اپنے اپنے ہاں جائزہ لیں کہ سال بھر کے لائحہ عمل میں سے کتنا کام باقی ہے اور اسے پورا کرنے کے لیے کیا کارروائی ہو رہی ہے مرکز یہ توقع رکھتا ہے کہ سال کے اختتام تک لائحہ عمل کی جملہ شقوں پر عمل درآمد ہو جائے گا۔

مندرجہ ذیل امور فوری توجہ کے مستحق ہیں براہ کرم اطلاع فرما کر ممنون فرمائیں۔

ا۔ جن مجالس نے ابھی تک حسب ذیل کوائف مرکز کو نہ بھجوائے ہوں وہ براہ کرم جلد یہ کوائف بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

اراکین کے نام۔ پتہ۔ سن پیدائش۔ سائیکل چلانا جانتے ہیں یا نہیں۔ رکن کے پاس سائیکل ہے یا نہیں۔

ب۔ دوران سال کتنے نئے اراکین انصار اللہ نے سائیکل چلانا سیکھا۔

ج۔ دوران سال کتنے اراکین نے نیا یا پرانا سائیکل خریدا۔

(نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ)

## اسلام اور کمیونزم

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ ان سے راضی ہو) کی تصنیف اسلام اور کمیونزم (بزبان انگریزی) دوبارہ طبع کروائی گئی ہے۔ آپ اپنے مطالعہ کے لیے اور غیر از جماعت دوستوں کو ہدیۃً دینے کے لیے یہ مختصر کتاب وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ سے حاصل فرمائیں۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)


لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور

فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف گھر: ۳۳۰۶۹۲



بچوں کو ہنس مکھ بنانے

دانت آسانی سے نکالنے۔ مٹی کھانے کی عادت دور کرنے۔ بچوں کے دست۔ قے۔ بدہضمی دور کرنے نیز وٹامنز اور نمکیات کی کمی پوری کر کے بچوں کو صحت مند۔ توانا اور سڈول جسم بنانے کیلئے جرمن دواؤں سے تیار کردہ "پیور بے بی ٹانک" بے حد مفید ہے۔ قیمت ۱۲/ ڈاک سے ۱۶/

شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز رحمت بازار ربوہ


## ٹنڈر کھال قربانی مطلوب ہے

عید الاضحیہ قریب آ رہی ہے۔ اس موقعہ پر ربوہ میں ایک ہزار سے زائد قربانیاں ہوتی ہیں اگر کوئی ربوہ سے باہر احمدی احباب کھالوں کا کاروبار کرنا چاہتے ہیں تو وہ احباب قربانی کے جانوروں کے ریٹ لکھ کر بند لفافہ میں مندرجہ ذیل پتہ پر ٹنڈر مورخہ ۲۵/۹/۸۲ کی شام تک بھجوا دیں۔

ٹنڈر۔ گائے، بکرا۔ چھترا، دنبہ کے علیحدہ علیحدہ ریٹ ہوں۔

(صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)


ماہنامہ خالد ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہ ستمبر ۱۹۸۲ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان مطلع رہیں کہ ماہنامہ خالد مورخہ ۵ ستمبر اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان مورخہ ۷ ستمبر کو پوسٹ کیا گیا ہے۔ جن خریداران کو ۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد۔ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)


## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا نواں مرحلہ

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا پیغام

"عالمگیر جماعتہائے احمدیہ کے تمام امراء اور صدر صاحبان کے نام میرا یہ پیغام ہے کہ آپ نے اپنے اپنے ملک کے اندر نویں مرحلہ میں زیادہ سے زیادہ وصولی کرنی ہے آپ کی طرف سے پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ سال ختم ہونے سے پہلے آپ کی جماعت میں وعدہ کرنے والوں میں سے ایک بھی فرد ایسا نہ رہ جائے جس نے کل وعدہ کا ۱۵/۹ تک نہ ادا کر دیا ہو۔ اس کے لیے آپ کو ابھی سے اپنی مساعی کا آغاز کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔"

۱۶/۳/۸۲

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو حضور کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)


ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

ہیڈ آفس

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

گورنمنٹ کنٹریکٹر

گلوب انجینئرنگ کارپوریشن فیکٹری رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں

فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں